بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۷ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۹

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۶ ماہ تبلیغ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ البتہ کل کی تقریر کی وجہ سے کوفت ہے۔

قادیان ۲۶ ماہ تبلیغ حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا پھوڑا زیادہ تکلیف دہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور کاربنکل کی قسم کا ہے۔ دل کے مقام پر ہونے کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہے۔ احباب خاص طور پر سیدہ ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۳ ربیع ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم تقریر

ہم میں سے ہر ایک وہی نمونہ دکھائے جو غزوہ حنین کے موقعہ پر صحابہ کرامؓ نے دکھایا

(مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

۱۶ جون ۱۹۴۴ء مجاہدین تحریک جدید نے چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مبلغ مغربی افریقہ کے اعزاز میں ایک دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج سے تیرہ سو سال پہلے بلکہ اب تو کہنا چاہیئے

ساڑھے تیرہ سو سال پہلے

ایک جنگل میں کچھ لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کیا۔ اور انہیں کہا ہمارے سامنے دو دشمن ہیں۔ ایک دشمن تو وہ قافلہ ہے جو شام سے مکہ والوں کے لئے غذاؤں کا سامان اور لباسوں کا سامان لا رہا ہے۔ اور ایک دشمن وہ ہتھیار بند فوج ہے۔ جس کی تعداد ہماری تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارا مقابلہ غالباً اس ہتھیار بند فوج سے ہوگا۔ مجھے

الٰہی اشارات

سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ اب تم لوگ بتاؤ تمہاری کیا صلاح ہے۔ ایک کے بعد دوسرا مہاجر اٹھنا شروع ہوا۔ اور ہر ایک نے یہی کہا کہ یا رسول اللہ ہم لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ ہمیں آگے بڑھنے کا حکم دیجئے۔ جب کوئی مہاجر مشورہ دے کر بیٹھ جاتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے اے لوگو تم مجھے مشورہ دو۔ جب متواتر آپ نے یہی ارشاد فرمایا۔ کہ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ تو

ایک انصاری

کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ شاید آپ کی مراد ہم سے ہے۔ آپ متواتر فرما رہے ہیں۔ کہ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ حالانکہ مشورہ آپ کو مل رہا ہے۔ اور ہمارے کئی مہاجر بھائی کھڑے ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ پس غالباً آپ کی مراد ہم انصار سے ہے کہ اس موقعہ پر ہم بولیں۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اس لئے چپ تھے۔ کہ ہمارے ان مہاجر بھائیوں کے بھائی ہم سے لڑنے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور

ہماری محبت اور شرافت

چاہتی تھی۔ کہ ہم خاموش رہیں۔ تا یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اپنے بھائیوں کے بھائیوں کو مارنے کے لئے آمادہ بیٹھے ہیں۔ ورنہ یا رسول اللہ یہ تو کوئی سوال ہی نہیں۔ ہم ہر طرح لڑنے کے لئے آمادہ ہیں۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ آپ جو بار بار فرما رہے ہیں۔ کہ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ تو شاید اس سے آپ کا اشارہ

بیعت عقبہ کی طرف

ہے۔ یعنی اس پہلی بیعت کی طرف جو مدینہ میں ہوئی۔ اور جس میں ہم نے اقرار کیا تھا۔ کہ ہم آپ کی صرف اس وقت مدد کریں گے جب آپ مدینہ میں ہونگے۔ اگر آپ مدینہ سے باہر لڑنے کے لئے جائینگے۔ تو ہم آپ کی مدد کے ذمہ وار نہیں ہونگے۔ یا رسول اللہ جب ہم نے وہ عہد کیا تھا۔ کہ ہم صرف اسی وقت مدد کے ذمہ وار ہونگے۔ جب آپ مدینہ میں ہونگے۔ اگر مدینہ سے باہر نکلکر آپ کو کسی قوم کا مقابلہ کرنا پڑا۔ تو ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی اس وقت ہمیں

آپ کی شان کا پوری طرح علم

نہیں تھا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے یہ شرطیں لگائی تھیں۔ لیکن اب جبکہ ہمیں آپ کی شان کا پتہ لگ چکا ہے۔ یا رسول اللہ یہ کوئی سوال ہی نہیں۔ کہ مدینہ میں جنگ ہو یا مدینہ سے باہر ہو۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے آگے بھی لڑینگے۔ اور آپ کے پیچھے بھی لڑینگے۔ آپ کے دائیں بھی لڑینگے۔ اور آپ کے بائیں بھی لڑینگے۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک وہ

ہماری لاشوں کو روندتا ہوا

نہ گزرے۔ یہ اس وقت کا جذبۂ ایمان ہے۔ جب ابھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نور پورا ظاہر نہیں ہوا تھا۔ بہت سے معجزات ہیں۔ جو اسکے بعد ظاہر ہوئے۔ بہت سے نشانات ہیں۔ جو اسکے بعد ظاہر ہوئے۔ بہت سا حصہ قرآن کا ہے جو اسکے بعد نازل ہوا۔ اگر ہر معجزہ انسان کے ایمان کو بڑھاتا ہے۔ اگر ہر نشان انسان کے ایمان کو بڑھاتا ہے۔ اگر

قرآن کی ہر آیت

انسان کے ایمان کو بڑھانے والی ہے۔ تو یقیناً بعد میں ان کے لئے اپنے ایمان بڑھانے کے زیادہ مواقع تھے۔ کیونکہ وہ اجمالی ایمان جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق انہیں حاصل ہوا تھا۔ بعد میں تفصیلی ایمان کو جگہ دیکر ہٹتا چلا گیا۔ اور آخر میں ایک ایسا تفصیلی ایمان ان کو نصیب ہوا۔ جس کا کوئی زاویہ جس کا کوئی کونہ اور جس کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جو مکمل نہ ہو۔ جس کی تعمیر نہ ہو چکی ہو۔ اور جس کی تزئین و تحسین نہ ہو چکی ہو۔ لیکن اس

ابتدائی زمانہ میں

ہی اس صحابیؓ نے یہ کیسا شاندار فقرہ کہا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے آگے بھی لڑینگے۔ اور آپ کے پیچھے بھی لڑینگے۔ اور آپ کے دائیں بھی لڑینگے۔ اور آپ کے بائیں بھی لڑینگے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ یہ اس وقت انہوں نے کہا تھا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسمانی طور پر زندہ تھے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں یہ طاقت تھی۔ کہ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

دشمن کے ہتھیار کے مقابلہ میں ہتھیار

اٹھا سکتے۔ جب آپ کے اندر یہ طاقت موجود تھی کہ آپ اُس کے حملہ کو روک سکتے ایسی صورت میں انسان کو اپنی حفاظت کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی۔ جتنی ضرورت اس وقت ہوتی ہے۔ جب وہ ہتھیار نہیں اٹھا سکتا۔ مثلاً وہ سویا ہوا ہو۔ سویا ہوا انسان اپنی حفاظت نہیں کر سکتا اس وقت اُسے اپنے دوستوں اور خیر خواہوں کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے یا فرض کرو وہ غیر حاضر ہے اور اس کی غیر حاضری میں کوئی شخص اس کی عزت وناموس پر حملہ کرتا ہے۔ تو اس وقت بھی اُسے اپنے دوستوں کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ مونہہ دیکھے کی محبت جتانے کے لئے سارے ہی موجود ہوتے ہیں۔ لیکن

اصل محبت

وہ ہوتی ہے جو غیبت میں ہوتی ہے۔ تو وہ وقت ایسا تھا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جان کی خود بھی حفاظت کر سکتے تھے۔ اور انہوں نے ایسا کر کے دکھا بھی دیا۔ احد کی جنگ میں جب ایک شدید دشمن آگے بڑھا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیکر کہنے لگا۔ وہ خود کیوں میرے مقابلہ میں نہیں نکلتے. تو چونکہ وہ ایک

مشہور اور تجربہ کار جرنیل

تھا۔ صحابہؓ آپ کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے مگر آپ نے فرمایا آگے سے ہٹ جاؤ اور اُسے آنے دو جب وہ آپ کے سامنے آیا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا نیزہ بڑھا کر اُس کے سینہ کو چھُو دیا۔ اور بہت ہلکا سا زخم لگایا۔ مگر وہ اس معمولی زخم سے ہی بھاگ اٹھا اور درد سے اُس نے تڑپنا شروع کر دیا۔ جب لوگ اُسے کہتے تجھے ہوا کیا ہے۔ زخم تو بہت معمولی سا ہے تو وہ کہتا تمہیں کیا معلوم مجھے اس زخم سے ایسی سخت تکلیف ہے۔ کہ گویا وہ

ہزار نیزوں کے زخموں سے بھی بڑھ کر

ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی حفاظت میں تھے پھر بھی اس دنیا میں آپ جب تک بقید حیات تھے اور دشمن کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ آپ نے اُس کا مقابلہ کیا۔ اور لوگوں کے لئے ایک نمونہ قائم کر کے دکھا دیا۔ چنانچہ حنین کے موقع پر ہم دیکھتے ہیں ایک حادثہ کی وجہ سے قریباً سارے صحابہؓ میدان جنگ سے پیچھے ہٹ گئے۔ اور

صرف بارہ صحابہؓ آپ کے ارد گرد

رہ گئے اس وقت حضرت عباسؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے مشورہ سے آپ کو پیچھے ہٹانا چاہا مگر آپ نے فرمایا مجھے چھوڑ دو کہ میں آگے جاؤنگا۔ اسی طرح صحابہؓ نے بھی وہ قربانیاں کیں جو عدیم المثال ہیں لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ آج آپ پر اعتراض کرنے والے لوگوں کا دفعیہ صرف

آپ کے محب

ہی کر سکتے ہیں۔ ایک وقت آپ دنیا میں موجود تھے لوگ اعتراض کرتے تو آپ اپنے صحابہؓ سے کہہ دیتے کہ ان کو جواب دو۔ حسانؓ کو آپ کئی دفعہ کھڑا کر دیتے اور فرماتے اللھم ایدہ بروح القدس خدایا تو حسانؓ کی اپنے نشانات سے مدد فرما۔ بعض دفعہ آپ انہیں بتاتے بھی کہ اس طرح جواب دینا۔ ایسا رنگ اختیار نہیں کرنا کہ ہم پر حملہ ہو جائے۔ یہ چیزیں سب موجود تھیں مگر اب خدا کا وہ

آخری شریعت لانیوالا رسول

ہم میں نہیں ہے۔ اور جس قسم کا طعن اور جس قسم کا حملہ آج اسلام پر ہو رہا ہے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے مکہ میں رہنے والے جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر حرکت کا پتہ تھا جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر سکون کا پتہ تھا۔ جن کو آپ کے رات کے اعمال کا بھی پتہ تھا۔ اور آپ کے دن کے اعمال کا بھی پتہ تھا۔ جن کو آپ کے معاملات کا بھی علم تھا۔ اور آپ کی عبادات کا بھی علم تھا۔ جنہیں آپ کی گفتگو کا بھی علم تھا اور آپ کے چال چلن کا بھی علم تھا۔ اُن سے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اے لوگو بتاؤ تم مجھے کیا سمجھتے ہو تو اُن سب نے کہا ہم آپ کو

صدوق اور امین

سمجھتے ہیں مگر آج ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد یورپ کے نادان اور ظالم مصنّف سینکڑوں صفحے بھر دیتے ہیں۔ ان دلیلوں سے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ ایک فریب کار انسان تھے ایک چالباز انسان تھے آپ نے جھوٹا دعویٰ کیا اور جھوٹے دلائل سے لوگوں کو ورغلا ورغلا کر اپنی جماعت میں شامل کیا۔ وہ جو

شاہد وغائب کے جاننے والے

تھے۔ انہوں نے تو آپ کو صدوق اور امین قرار دیا۔ مگر آج ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد یورپین مصنّف اُس کے بالکل الٹ محض اس لئے کہ تلوار ان کے ہاتھ میں ہے۔ طاقت ان کے ہاتھ میں ہے۔ حکومت اُن کے ہاتھ میں ہے۔ فوجیں اُن کے پاس ہیں۔ بنک اُن کے پاس ہیں۔ جہاز اُن کے پاس ہیں۔ اپنی

حکومت اور طاقت کے نشہ میں

اس بل بوتے پر کہ اب ان حملوں کا جواب دینے والا کوئی نہیں۔ اس بل بوتے پر کہ وہ جتنی اشاعت اپنے لٹریچر کی کرنا چاہیں کر سکتے ہیں اعتراضوں پر اعتراض بکھیرتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر تعلیم بھی اُن کے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ کالجوں میں لڑکے جب تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں تو انہی کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھتے ہیں اُن کتابوں کے پڑھنے کے بعد جب وہ وہاں سے نکلتے ہیں۔ تو

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

سے انکے دل بالکل خالی ہوتے ہیں۔ ایک تاجر جو لین دین کے لئے۔ جو سودا خریدنے یا سودا بیچنے کے لئے اُن کی کوٹھیوں میں جاتا ہے۔ جب وہ ان کی کوٹھیوں سے نکلتا ہے۔ اُس کا دل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے خالی ہوتا ہے۔ یہی حال قریباً سب ایشیائی اور افریقن لوگوں کا ہے۔ کیونکہ اپنی روزی کمانے کے لئے یا نوکری حاصل کرنے کے لئے سب اُن کے محتاج ہیں۔ اور جب بھی کوئی شخص اُن کی نوکری اختیار کرتا ہے۔ الا ماشاء اللہ اپنے دین اور ایمان کو بیچ دیتا ہے۔ اس کا دل

ایمان اور محبتِ رسول سے خالی

ہو جاتا ہے۔ ایک مسلمان کو ان کی نوکری کرتے ہوئے ایک چھوٹے سے چھوٹے عہدہ کے لئے بھی مذہب چھوڑنا پڑتا ہے۔ بلکہ اس سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب کو چھوڑ دے۔ ابھی میری جیب میں ہی وہ خط پڑا ہے جو ڈلہوزی سے چلتے ہوئے مجھے ملا۔ جب میں ڈلہوزی سے روانہ ہونے لگا تو مجھے

پنجاب کے ریکروٹنگ افسر

کا جو ایک انگریز ہیں خط ملا کہ انہیں بحری فوج کے افسر نے اطلاع دی ہے کہ آپ کے احمدی بعض دفعہ دوسروں کو تبلیغ کر بیٹھتے ہیں اس لئے مجھے حکم ملا ہے۔ کہ آئندہ احمدیوں کو بحری فوج میں بھرتی نہ کیا جائے۔ قطع نظر اس سے کہ ہم ایک قلیل جماعت ہیں یہ سلوک آج مسلمانوں کے ہر فرقہ سے ہو رہا ہے۔ خواہ وہ احمدی ہوں یا کوئی اور کیونکہ مسلمان کمزور ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ زبردست کا ٹھینگا سر پر۔ نزلہ جب بھی گرتا ہے عضوِ ضعیف پر ہی گرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک انگریز سر میور گورنر یو۔ پی جس کے متعلق یہ امید کی جاتی تھی۔ کہ وہ

ہر قوم سے عدل وانصاف کا سلوک

کرے جو بحری فوج سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کی طرح کوئی رنگروٹ نہیں تھا بلکہ ایک صوبے کا گورنر تھا اور گورنر کو ایسے امور میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہوتی پھر بھی اس نے اپنے مذہب کی تبلیغ کی چنانچہ اسلام کے خلاف سب سے زیادہ کثیر الاشاعت کتاب سر میور گورنر یو پی کی ہی لکھی ہوئی ہے۔ مگر کسی نے اُس سے نہیں پوچھا۔ کہ کیا تم کو چھ ہزار میل دُور دس ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پر اس لئے بھیجا گیا تھا کہ تم مسلمانوں اور ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کے درمیان عدل وانصاف کرو یا تمہیں اس لئے بھیجا گیا تھا کہ تم اپنے اکثر اوقات کو ایک ایسے کام کے لئے خرچ کرو جس سے

مسلمان رعایا کے دل

دُکھیں۔ پس فرق کیا ہے۔ فرق یہی ہے کہ احمدی رنگروٹ ایک کمزور اور ضعیف قوم کا فرد ہے لیکن سر میور ایک حاکم قوم کا فرد ہے۔

اس لئے جو بات اس کے لئے جائز ہے۔ وہ کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں۔ ایک انگریز کے لئے اپنے مذہب کی تبلیغ جائز ہے ایک عیسائی کے لئے اپنے مذہب کی تبلیغ جائز ہے۔ لیکن ایک احمدی کے لئے

اپنے مذہب کی تبلیغ

ان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ تو آج جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملے ہو رہے ہیں۔ وہ کوئی مخفی بات نہیں۔ بلکہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ ہم فلسفہ کی کتابوں کو اٹھاتے ہیں۔ تو وہ اسلام کے خلاف نظر آتی ہیں۔ ہم سائنس کی کتابوں کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ اسلام کے خلاف نظر آتی ہیں۔ ہم تاریخ کی کتابوں کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ اسلام کے خلاف نظر آتی ہیں۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے قرآن نے مسلمانوں کو ایک سبق دیا تھا۔ جس کو بدقسمتی سے مسلمانوں نے بھلا دیا لیکن یورپ نے اس کو اختیار کر لیا۔ قرآن نے بتایا تھا۔ کہ

لِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا

ہر شخص کے سامنے ایک مقصود اور مطمح نظر ہوتا ہے۔ جو ہر وقت اس کے سامنے رہتا ہے۔ یاد رکھو تمہارا بھی ایک مطمح نظر ہونا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ تشتت قومی کے ماتحت کوئی کسی مقصد کو اپنے سامنے رکھے۔ اور کوئی کسی مقصد کو۔ یا فرمایا تھا

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

اے مسلمانو تم مدینہ میں تو آگئے ہو۔ مگر یاد رکھو اسلام کی ترقی فتح مکہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس لئے تم جہاں بھی جاؤ یہ مقصد تمہارے سامنے رہنا چاہیئے۔ کہ ہم نے چکر کاٹ کر بہرحال مکہ میں پہونچنا ہے۔ اور جس طرح ہو اس کو فتح کرنا ہے۔ جب تک

یہ مرکز اور یہ قلعہ

تمہیں حاصل نہیں ہوگا۔ سارے عرب اور پھر ساری دنیا پر تمہیں غلبہ میسر نہیں آسکیگا یہ سبق آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے مسلمانوں کو دیا گیا۔ مسلمان اس سبق کو بھول گئے۔ لیکن یورپ نے اس سبق کو سیکھا۔ اور افسوس کہ کس ظالمانہ طور پر سیکھا

اس نے دیکھ لیا۔ کہ اسلام کا

نقطۂ مرکزی

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے چنانچہ یورپ کا جو مصنف بھی اٹھتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر حملہ شروع کر دیتا ہے۔ خواہ وہ فلسفہ کی کتاب لکھے خواہ وہ سائنس کی کتاب لکھے۔ خواہ وہ تاریخ کی کتاب لکھے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات

کو لوگوں کی نظروں سے گرا دے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس نقطہ مرکزی سے منحرف کر دے۔ یہ سبق ہم کو سکھایا گیا تھا۔ مگر اس کا فائدہ کھو یا ناجائز فائدہ ہمارا دشمن اٹھا رہا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ میں نے بتایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود اپنے جسم اطہر کے ساتھ دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ ایک محبت کرنے والے

مسلمان کی غیرت

کتنی بھڑک اٹھنی چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جہاں تک آپ کے فیوض کا تعلق ہے زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔ لیکن جہاں تک جسم کا تعلق ہے آپ فوت ہو چکے ہیں۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ کوئی باغیرت انسان ایسا ہو سکتا ہے۔ جس کے زندہ باپ پر اگر کوئی شخص حملہ کرے۔ تو وہ اس کی حفاظت کے لئے آگے بڑھے۔ لیکن اگر اس کے

باپ کی لاش پر

کوئی شخص حملہ کرے۔ تو وہ خاموش ہو کر بیٹھ جائے۔ یقیناً جس طرح وہ اپنے زندہ باپ کی حفاظت کرے گا۔ اسی طرح اگر اس کے اندر غیرت موجود ہے۔ تو میں یقیناً سمجھتا ہوں جب وہ اپنے باپ کی لاش پر کسی شخص کو حملہ کرتے دیکھیگا۔ تو اس کے اندر

دیوانگی کی سی روح

پیدا ہو جائیگی۔ مردہ جسم بے شک کام نہیں آسکتا۔ مگر اس کے ساتھ جو محبت کے جذبات وابستہ ہوتے ہیں۔ وہ اس کی قیمت زندہ سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔ یا درفتہ اپنے اندر ایک ایسا درد رکھتی ہے۔ ایک ایسا ابال رکھتی ہے۔ کہ انسان اپنی ہر چیز ایک ساعت کے اندر فنا

کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی کے زندہ باپ کو کوئی شخص مارے۔ تو بھی اسے غصہ آئیگا۔ لیکن اگر یہ مشہور ہو جائے۔ کہ کسی کے باپ کی لاش کو جوتیاں ماری گئی ہیں۔ تو وہ کہیگا میں اب دنیا میں مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ جب

محبانِ صادق رضؓ

نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں یہ کہا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑینگے اور آپ کے بائیں بھی لڑینگے آپ کے آگے بھی لڑینگے۔ اور آپ کے پیچھے بھی لڑینگے۔ اور یا رسول اللہ دشمن آپ تک نہیں پہونچ سکتا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ تو اب جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ اب جبکہ آپ کی عزت و ناموس پر دشمن چاروں طرف سے حملہ کر رہا ہے۔ اب جبکہ وہ خود دنیا میں ان حملوں کا جواب دینے کے لئے موجود نہیں ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ آپ سے

سچی محبت رکھنے والے

اس صحابی سے سو گنا زیادہ جوش سے بلکہ ہزار گنا زیادہ جوش سے یہ کیوں نہیں کہینگے کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے اندر موجود نہیں ہیں۔ مگر آپ کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے والا آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یا رسول اللہ ہم

اپنی عزت و ناموس کو قربان

کر دینگے۔ ہم آپ کے دائیں بھی لڑینگے۔ اور آپ کے بائیں بھی لڑینگے۔ آپ کے آگے بھی لڑینگے اور آپ کے پیچھے بھی لڑینگے اور یا رسول اللہ جب تک دشمن ہماری عزت و ناموس کو کچلتا ہوا نہیں گزریگا۔ آپ کی عزت و ناموس تک وہ نہیں پہنچ سکتا۔ اگر ہم میں سے ہر شخص کے دل سے یہ آواز نہیں نکلتی۔ اگر ہم میں سے ہر شخص

حنین کے غزوہ کیطرح دیوانہ وار

لبیک کہتے ہوئے آپ کیطرف نہیں دوڑتا تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس کے اندر ایمان کا ایک شمہ بھی پایا جاتا ہے۔ غزوہ حنین کے موقعہ پر جب اسلامی لشکر میں انتشار پیدا ہو گیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا۔ عباس آواز دو کہ اے انصار۔ اے بیعت رضوان میں شامل

ہونیوالے لوگو خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے صحابہ کہتے ہیں۔ جب یہ آواز ہمارے کانوں میں پہنچی۔ تو ہماری حالت یہ تھی۔ کہ ہمارے گھوڑے میدان جنگ سے بھاگے جا رہے تھے۔ ہم انہیں روکتے تھے مگر وہ رکتے نہ تھے۔ ہم اونٹوں کو موڑتے تھے مگر وہ مڑتے نہ تھے۔ جب ہمارے کانوں میں یہ آواز آئی۔ کہ اے انصار خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ تو جن کی سواریاں مڑ سکیں۔ انہوں نے اپنے پورے زور سے سواریاں موڑ لیں۔ اور جن کی سواریاں نہ مڑیں۔ انہوں نے تلواریں نکالکر اپنے اونٹوں اور گھوڑوں کی گردنیں کاٹ دیں۔ اور

لبیک یا رسول اللہ لبیک

کہتے ہوئے پیدل ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑ پڑے۔ جب تک ہم یہی نمونہ نہیں دکھاتے۔ جو غزوہ حنین کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کے جواب میں صحابہ کرام نے دکھایا۔ جب تک روحانی طور پر اس نظارہ کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے یہی آواز ہماری روح سے نہیں نکلتی۔ کہ لبیک یا رسول اللہ لبیک ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے

اپنے ایمان کا کوئی ثبوت

پیش کیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم کہیں یا رسول اللہ ہم ان حملوں کے دفاع کے لئے حاضر ہیں۔ اسی جوش اور اسی اخلاص کے ساتھ حاضر ہیں۔ جو صحابہ رضؓ نے دکھایا۔ بلکہ ان کے جوش اور اخلاص سے بھی بڑھ کر ہم اپنے جذبات عقیدت کا اظہار آپ کی خدمت میں کرتے ہیں یا رسول اللہ ہماری عزت و ناموس آپ کی عزت و ناموس پر قربان ہماری عزتیں پہلے قربان ہونگی۔ ہمارا ناموس پہلے کچلا جائیگا۔ اور دشمن آپ کی عزت و ناموس تک اس وقت تک نہیں پہونچ سکے گا۔ جب تک وہ ہماری عزت و ناموس کو کچل کر نہیں گزرتا۔

بے شک ان

حملوں کے دفاع کے لئے

تلوار ہمارے پاس نہیں۔ مگر تلوار سے کب لوگوں کے دلوں کو تسکین ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں نے تلوار استعمال کی۔ اور سپین کھو دیا۔ آج ہم قرآن استعمال کرینگے۔ اور پھر خدا کے فضل سے سپین کو واپس لیں گے مسلمانوں نے سپین اس طرح کھویا۔ کہ جب اسلامی حکومت کا زمانہ ممتد ہو گیا۔ اور عیسائیوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے خلاف کس طرح

عیسائی قوم میں جوش

پیدا نہیں ہوتا تو انہوں نے مشورہ کر کے یہ تدبیر کی کہ بعض عیسائیوں کو جامعہ مسجد میں بھجوا دیتے اور جب خطیب تقریر کر رہا ہوتا۔ تو وہ کھڑے ہو کر ناشائستہ الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور قرآن اور اسلام کے متعلق استعمال کرنا شروع کر دیتے جس پر جوشیلے مسلمان انہیں وہیں قتل کر دیتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب یکے بعد دیگرے کئی عیسائی قتل ہونے شروع ہو گئے تو سارے عیسائیوں میں جوش پیدا ہو گیا وہ اکٹھے ہو گئے۔ اور انہوں نے

مسلمانوں کو سپین سے نکال دیا

اگر مسلمان عیسائیوں کی اس تدبیر کے مقابلہ میں دانائی سے کام لیتے۔ اگر وہ عیسائیوں کو قتل کرنے کی بجائے اپنے آپ پر ماتم کرتے کہ ہمنے

آٹھ سو سال اس ملک پر حکومت

کر کے بھی یہاں کے رہنے والوں کو مسلمان نہیں کیا۔ ہم عمارتوں کی تکمیل میں تو لگے رہے ہم سربفلک محلات تیار کرنے میں تو مشغول رہے۔ ہم اپنی عزتوں کے قائم کرنے میں تو مصروف رہے مگر ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت قائم کرنے کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج عیسائی ہمارے مونہہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اور پھر بجائے تلوار سے اُن لوگوں کو قتل کرنے کے اُن سے کہتے کہ بیشک تم نے سخت کلامی کی ہے۔ مگر چونکہ ہمارے آقا کی یہی تعلیم ہے کہ ہم

دشمن سے نرمی کا برتاؤ

کریں۔ اس لئے ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے تو عیسائیوں کی ساری سکیم دہری کی دہری رہ جاتی اور اسلام کو سپین میں ایک نئی زندگی حاصل ہوتی مگر انہوں نے اپنی طاقت اور اپنی حکومت کے گھمنڈ میں یہ سمجھا کہ تلوار سے اُن کو کامیابی ہو جائیگی۔ حالانکہ یہاں دلوں کو فتح کرنے کا سوال تھا اور دلوں کو فتح کرنے کے لئے تلواریں کام نہیں دے سکتیں۔ غرض اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ دشمن جب کہ چاروں طرف سے حملہ کر رہا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبین

ان حملوں کے دفاع کے لئے آگے بڑھیں۔ وہ اپنے وطنوں کی محبت کو بھول جائیں۔ وہ اپنے رشتہ داروں کی محبت کو بھول جائیں۔ وہ اپنی عزت اور اپنے مناصب اپنے آرام اور اپنی سہولت کو مدنظر نہ رکھیں۔ بلکہ جہاں ضرورت ہو۔ جہاں

اسلام کے قلعہ پر حملہ

ہو رہا ہو یا جہاں دشمن کے قلعہ پر کامیاب حملہ کیا جا سکتا ہو۔ وہاں جائیں۔ اور اپنی زندگیاں اور اپنے اوقات اسلام کی ترقی اور اُس کی عظمت کے لئے قربان کر دیں۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے آج

ہمارے ایمانوں کے امتحان کا وقت

ہے۔ پہلے لوگ آئے اور جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کی حفاظت کا سوال تھا۔ وہاں انہوں نے اپنی جانوں کو قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کی حفاظت کا سوال نہیں بلکہ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور آپ کے ناموس کی حفاظت کا سوال ہے۔ پس آج

ہر سچے مومن کا فرض

ہے۔ کہ وہ دشمن کے اس چیلنج کو قبول کرے اور اُسے کہے کہ باوجود تمہاری طاقت اور قوت کے اور باوجود تمہاری شوکت کے مَیں تمہاری حقیقت ایک پرِ پشہ کے برابر بھی نہیں سمجھتا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ننگ وناموس پر حملہ کرو گے۔ تو پہلے تمہیں میرے ننگ وناموس کو چاک کرنا پڑے گا۔ ہر شخص جس کے دل میں یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا اُسے ایمانِ کامل حاصل نہیں بلکہ مَیں کہتا ہوں اُسے

ایمانِ ناقص بھی حاصل نہیں

کیونکہ محبت کا ایک ادنےٰ جذبہ بھی انسان کو بے تاب کر دیتا ہے۔

پس وہ مبلغ جو تبلیغ کے لئے پہلے گئے ہوئے ہوں یا اب جا رہے ہیں۔ میں اُن کو کہتا ہوں۔ بیشک آپ لوگ وہ ہیں۔ جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنے کا پہلا موقع ملا مگر یاد رکھیں آپ اس وقت اکیلے نہیں بلکہ

ہر سچے احمدی کا دل

آپ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ ہر سچا احمدی اس میدان میں اپنی شہادت کو بہترین انعام سمجھتا ہے۔ اور ہر سچے احمدی کا دل اس بات پر غمگین ہے۔ کہ جو موقع اُن لوگوں کو ملا جو اس میدان میں بڑھ چکے ہیں۔ کاش یہ موقع اُسے میسر آتا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو وہ اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے رو رہے تھے۔ اُن کا ایک دوست اُس وقت اُن کے پاس پہنچا اور کہنے لگا۔ خالدؓ یہ رونے کا کونسا موقع ہے۔ آج تو تمہارے لئے خوش ہونے کا دن ہے۔ کہ

خدا سے انعامات لینے کا وقت

آ گیا۔ اُس نے سمجھا شاید خالدؓ موت کے ڈر سے رو رہے ہیں۔ حضرت خالدؓ نے کہا تم میری بات کو نہیں سمجھے کہ مَیں کیوں رو رہا ہوں۔ تم میرے سینہ پر سے کپڑا اٹھاؤ۔ اس نے کپڑا اٹھایا تو حضرت خالدؓ نے کہا بتاؤ کیا میرے سینہ پر کوئی جگہ خالی ہے۔ جہاں تلوار کے زخم نہ ہوں۔ اس نے کہا کوئی جگہ خالی نہیں۔ حضرت خالدؓ نے کہا اب میری پیٹھ پر سے کپڑا اٹھاؤ۔ اُس نے کپڑا اٹھایا تو انہوں نے پوچھا بتاؤ کیا میری پیٹھ پر کوئی جگہ ایسی ہے۔ جو تلوار کے زخموں سے خالی ہو۔ اس نے کہا کوئی جگہ خالی نہیں۔ حضرت خالدؓ نے کہا اب میرا پاجامہ اوپر اٹھاؤ اور دیکھو کہ کیا میری ٹانگوں پر کوئی جگہ ایسی ہے جہاں تلوار کے زخم نہ ہوں۔ اس نے ایک ایک کر کے دونوں ٹانگوں پر سے پاجامہ اٹھایا اور کہا کوئی جگہ خالی نہیں۔

ہر جگہ تلوار کے زخموں کے نشان

لگے ہوئے ہیں۔ یہ نشانات دکھا کر حضرت خالدؓ کہنے لگے میں نے ہر موت کی جگہ میں جہاں مجھے شہادت نصیب ہو سکتی تھی۔ اپنے آپ کو نڈر ہو کر ڈال دیا مگر مجھے شہادت نصیب نہ ہوئی اس کے مقابلہ میں میرے بہت سے بھائی ایک ایک جنگ میں شریک ہوئے اور

شہادت کے مرتبہ پر فائز

ہو گئے۔ لیکن مَیں جس نے ہر خطرہ میں اپنے آپ کو ڈالا تھا آج رو رہا ہوں اور چارپائی پر مر رہا ہوں۔

خالدؓ اپنی محبت اور اخلاص کی وجہ سے اپنے چارپائی پر مرنے کو بُرا محسوس کر رہا تھا۔ لیکن عارف کی آنکھ جانتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندے سمجھتے ہیں کہ جہاں دوسروں کو ایک ایک شہادت کا ثواب ملا وہاں خالدؓ کو

بیسیوں شہادتوں کا ثواب

مل چکا صرف تلوار سے مرنا انسان کو انعام کا مستحق نہیں بناتا بلکہ شہادت کی خواہش شدید انسان کو شہید بنایا کرتی ہے۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ حمزہؓ تو شہید ہوئے۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید نہیں ہوئے مگر یہ بالکل غلط ہے اگر حمزہؓ ایک دفعہ شہید ہوئے تھے تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سینکڑوں بار شہید

ہوئے۔ خود صحابہؓ کہتے ہیں۔ جب اُن سے پوچھا گیا کہ تم میں سے سب سے بڑا بہادر کون تھا تو انہوں نے کہا ہم میں سے سب سے بڑا بہادر وہ شخص سمجھا جاتا تھا جو

جنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

کھڑا ہوتا اس لئے کہ دشمن اپنا سارا زور اس بات پر صرف کر دیا کرتا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرے۔ پس آپ کے پاس کھڑا ہونا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ پھر انہوں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑے ہونے کا سب سے زیادہ موقع ابوبکرؓ کو ملتا تھا۔ تو صحابہ کرامؓ کی گواہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ خطرے میں ہوتے تھے۔ اگر

خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان کو بچا لیتا تھا۔ اور آپ اپنی طرف سے جان دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شہید نہ ہوئے۔ محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو ان سے

ہزاروں گنا زیادہ شہادت کا ثواب

لے گئے۔ کیونکہ ہر موقع پر انہوں نے اپنا نفس قربان کرنے کے لئے پیش کر دیا۔ اگر انہیں ظاہری شہادت نصیب نہیں ہوئی۔ تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔ یہ خدا کا فعل ہے۔ خدا نے یہی چاہا۔ کہ اس کا رسول زندہ رہے اور لوگوں کی تربیت کا کام کرتا رہے۔ پس جو پیچھے رہنے والے ہیں۔ ان میں سے ہر سچا احمدی

اپنے دل میں یہ درد

رکھتا ہے۔ کہ کاش اس میدان میں اسے آگے جانے کا موقع ملتا۔ جب نعمت اللہ خاں صاحب رضی کابل میں شہید ہوئے۔ تو میں ان دنوں انگلستان میں تھا۔ مجھے جب ان کی شہادت کی خبر پہنچی۔ تو اس وقت بے اختیار میری زبان پر یہ شعر آگیا کہ ؎

خدا شاہد ہے اسکی راہ میں مرنے کی خواہش میں
مرا ہر ذرۂ تن جھک رہا ہے التجا ہو کر

پس

ہر مومن کا دل

ادھر ہی مشغول ہے۔ جس طرف وہ جا رہا ہے۔ اور ہر مومن کی دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔ صرف اتنی بات ہے۔ کہ خدا نے اس کو اس خدمت کے لئے دوسروں سے پہلے چنا۔ ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ انعام کے طور پر ہے۔ ممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ انتخاب بطور انعام نہ ہو۔ بلکہ بطور ابتلا ہو۔ اس لئے یہ

بہت ہی خوف کا مقام

ہے۔ انہیں دعاؤں اور زاری سے کام لیتے ہوئے آگے جانا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنی کسی غلطی اور قصور کی وجہ سے اس انعام کو عذاب میں نہ بدل لیں۔ کیونکہ جہاں خدا کی طرف سے کام کے مواقع بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ وہاں کوئی موقع ایسا آتا ہے۔ کہ انسان بخشا جاتا اور انعام کا مستحق ہوتا ہے۔ اور کوئی موقع ایسا آتا ہے۔ جب وہ پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے۔ اب میں دعا کر دیتا ہوں۔ دوست بھی میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں (اس کے بعد حضور نے حاضرین بمعیت (دعا فرمائی))

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۳ر فروری کے صفحہ ۲ پر ایک استفسار میری نظر سے گذرا۔ جس میں ایک صاحب تلاش تاریخ کے عنوان سے لکھتے ہیں:-

"حضرت مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی اور (ایک دوسرے صاحب) کی تاریخ و سنہ وفات قارئین اہلحدیث سے کسی بزرگ کو معلوم ہوں۔ تو بذریعہ اخبار مطلع فرمائیں۔"

یہ پڑھ کر میں دیر تک سبحان اللہ و بحمدہٖ اور سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولاً پڑھتا رہا۔ ایک وقت تھا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اہلحدیث کے مسلمہ لیڈر و ایڈووکیٹ کہلاتے۔ ان کا فتویٰ چلتا۔ چنانچہ اسی زعم میں وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدمقابل بنے۔ اور فتویٰ کفر جاری کیا۔ بایں ادعا کہ میں اسے تحت الثرےٰ میں گراؤں گا۔ مگر انجام جو ہوا۔ اس کے گواہ کئی شرفاء و فضلاء ابھی زندہ موجود ہیں۔ یا تو وہ وقت تھا۔ کہ وہ کسی ریلوے سٹیشن پر اترتے۔ تو شہر تک استقبال کرنے والوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے۔ لوگ ان کو ہاتھوں ہاتھ لیتے۔ اور نہایت عزت و احترام سے اپنا مہمان بناتے۔ یا وہ زمانہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ ریل میں اکیلے سفر کر رہے ہیں۔ اور ٹکٹ خریدنے کے لئے خود ہی مارے مارے پھر رہے ہیں۔ ابھی چند سالوں کی بات ہے۔ کہ وہ جلسہ علماء مخالفین میں قادیان ایک یکہ پر آئے۔ اور اڈے سے کہلا بھیجا۔ مجھے تقریر کے لئے وقت دیا جائے۔ مگر جب جواب حسب منشا نہ ملا۔ تو خائب و خاسر اڈے ہی سے بغیر کسی کو ملے ملائے یا جلسہ میں آئے واپس چلے گئے۔ اور ان کے ہم مقصد و ہم پیشہ علماء نے ذرا بھی پروانہ کی۔ یا تو وہ وقت تھا۔ کہ وہ ماہوار رسالہ نکالتے۔ کتابیں شائع کرتے۔ یا وہ وقت کہ اپنا کوئی ٹریکٹ چھپوانے حتّٰی کہ کاپی لکھوانے کے لئے ادھر ادھر کوشاں ہیں۔ اور کوئی تعمیل کو تیار نہیں ہوتا۔ اور آخر حضرت عرفانی کبیر امداد کرتے ہیں۔ ان کی اولاد کے بعض افراد کو سلسلہ کی حضانت میں لاتے ہیں۔

الغرض خدا کی وحی انی مھین من اراد اھانتک نے کئی رنگوں میں جلوہ دکھایا۔ اور ایک ناکامی و نامرادی کی موت مرنے کے بعد نام و نشان ہی مٹ جاتا ہے۔ کوئی اتنے بڑے فاضل و عالم و کارگذار اہلحدیث کا ذکر تک نہیں کرتا۔ فجعلنٰھم احادیث ومزقنٰھم کل ممزق۔ اور چند ہی سالوں میں غیر تو غیر اپنے متعلقین متوسلین بھی بھول جاتے ہیں۔ کہ وہ کب فوت ہوئے۔ چہ جائیکہ ان کا سن پیدائش یا عہد طفلی و جوانی کے حالات کا علم ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اس کے مقابل میں نہ صرف اس ستودہ بارگاہ ربی اعنی مسیح موعودؑ کا نام نکو آپ کے اسلامی کارناموں کے ساتھ اکناف عالم تک پہنچایا جاتا ہے۔ بلکہ آپ کی ذریت طیبہ روحانی و جسمانی کو بھی اس شہرت۔ عظمت حشمت و شوکت سے حصہ وافر دلایا جاتا ہے۔ علی الخصوص اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس فرزند گرامی و ارجمند کو بھی مصلح موعود اور خلیفہ مسعود بنا کر دکھاتا ہے۔ اور آپ کے خدام کو انواع و اقسام کے انعام سے سرفراز فرماتا ہے۔ اور ان کو اسلام کی شاندار خدمات بجا لانے کا موقعہ دیتا ہے۔ بحالیکہ دوسرے تمام مدعیان اسلام اس سے عاری ہیں۔

اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمدن المصطفیٰ وعلیٰ اٰلہ المجتبیٰ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود۔ (اکمل عفا اللہ عنہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز تقریر

"اسلام کا اقتصادی نظام" کے موضوع پر

لاہور ۲۶ر فروری۔ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر انتظام کل اتوار کو احمدیہ ہوسٹل کے احاطہ میں شاندار جلسہ زیر صدارت مسٹر رامچند مچندہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ نے "اسلام کا اقتصادی نظام" کے موضوع پر اڑھائی گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جو قریباً ساڑھے چار بجے شروع ہو کر سوا سات بجے تک جاری رہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کے دوسرے اقتصادی نظام بالخصوص کمیونزم کے ساتھ اسلام کے اقتصادی نظام کا مقابلہ کر کے کمیونزم کی خامیاں اور نقائص اسلام کے نظام کی برتری اور افضلیت نہایت مدلل اور عام فہم رنگ میں بیان فرمائی۔ تقریر کے خاتمہ پر صاحب صدر نے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں کہا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقعہ ملا۔ اور مجھے اس بات سے خوشی ہے۔ کہ تحریک احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ اور نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ جو تقریر اس وقت آپ لوگوں نے سنی ہے۔ اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضور نے بیان فرمائی ہیں۔ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے بھی ان قیمتی معلومات سے بہت فائدہ اٹھایا ہوگا۔ مجھے اس بات سے بھی بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ اس جلسہ میں نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی شامل ہوئے ہیں۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے بہت سے معزز دوستوں سے مجھے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ یہ جماعت اسلام کی وہ تفسیر کرتی ہے۔ جو اس ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔ پہلے تو میں سمجھتا تھا۔ اور یہ میری غلطی تھی۔ کہ اسلام صرف اپنے قوانین میں مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے۔ غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا۔ کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ اور مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں غیر مسلم دوستوں سے کہوں گا۔ کہ اس قسم کے اسلام کی عزت و احترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے؟ آپ لوگوں نے جس سنجیدگی اور سکون سے اڑھائی گھنٹہ تک حضور کی تقریر سنی ہے۔ اگر کوئی یورپین اس بات کو دیکھتا تو وہ حیران ہوتا کہ ہندوستان نے اتنی ترقی کر لی ہے۔ جہاں میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے سکون کے ساتھ تقریر کو سنا۔ وہاں میں اپنی طرف سے اور آپ سب لوگوں کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا بار بار اور لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنی نہایت ہی قیمتی معلومات سے پُر تقریر سے ہمیں مستفید فرمایا۔ اس جلسہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بکثرت شامل ہوئے۔ قادیان اور بعض دیگر مقامات سے بعض احمدی دوست بھی تقریر سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حاضرین کی تعداد قریباً چار ہزار تھی۔ جلسہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے سوا سات بجے شام اختتام

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۰۲۹ منکہ امۃ الرشید بیگم زوجہ مستری عبدالحکیم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ طلائی زیورات وزنی ۷ ۱/۲ تولہ ساڑھے سات تولہ جس کی موجودہ قیمت - /۸/ ۶۲ ۵ روپے ہے اسکے علاوہ ایک عدد سلائی کی مشین قیمتی مبلغ -/۱۵۰ روپے۔ گھر برتن و پارچات وغیرہ قیمتی مبلغ -/۳۰۰ روپے۔ حق مہر جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے مبلغ -/۵۰۰ روپے کل جائیداد کی مجموعی قیمت -/۸/ ۱۵۱۲ روپے ہوئی اس کے علاوہ اگر بعد وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: امۃ الرشید بیگم۔ گواہ شد مستری محمد دین والد موصیہ مذکورہ گواہ شد مستری عبدالحکیم خاوند موصیہ مذکورہ گواہ شد نذیر اللہ سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ گنج لاہور

۸۰۸۰ منکہ حبیبہ نفیسی یونس زوجہ میاں محمد یونس جان صاحب قوم کاکا خیل عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۵/۱۲/۴۲ ساکن نزد P.O. ٹکر ضلع مردان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ صرف ۸ تولہ سونا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ N. H. Younes۔ گواہ شد عطا محمد حمید کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد عطیہ بیگم نائب سکرٹری لجنہ اماء اللہ دارالبرکات شرقی قادیان۔ گواہ شد خلیل احمد خان ریلیونگ کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

۸۰۷۳ منکہ نصرت خانم زوجہ محمد عبداللہ صاحب اورسیر قوم بختیاری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت ۱۱/۱/۴۵ دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر میں سے مبلغ -/۳۵۰ روپے بذمہ شوہر ہیں۔ اور زیور طلائی ۱۳ ۱/۲ تولہ ہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نصرت خانم موصیہ۔ گواہ شد: رشید احمد ارشد گواہ شد محمد عبداللہ اورسیر شوہر موصیہ۔

۷۷۸۲ منکہ کریم بی بی زوجہ مرزا ابراہیم قوم مغل پیشہ زمیندار عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن دھرم کوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف مہر ایک سو روپیہ جو وصول ہو چکا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ العبد کریم بی بی گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد غلام مصطفےٰ پسر موصیہ

۷۷۷۵ منکہ فضل الدین ولد سردارا صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن دھرم کوٹ بگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے یعنی ۳ گھماؤں ۲ کنال زمین چاہی و نہری اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۹ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔ العبد۔ فضل الدین ولد سردارا دھرم کوٹ بگہ۔ گواہ شد جلال الدین صحابی۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا موضع کاہلواں والی حال وارد قادیان۔

۸۰۴۵ منکہ صفیہ خاتون زوجہ قاضی محمد یوسف صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد یہ ہے۔ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ صفیہ خاتون گواہ شد قاضی محمد یوسف خاوند موصیہ۔ گواہ شد مقبول احمد فاضل محلہ دارالرحمت قادیان۔

۷۸۷۸ منکہ بیگم بیوہ حاجی محمد صاحب قوم ارائیں عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت سیالکوٹ حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا اس وقت جائیداد منقولہ از قسم اثاث البیت ایک صد روپیہ کی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میری وفات کے وقت اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ:- نشان انگوٹھا بیگم موصیہ۔ گواہ شد محمد شریف۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن جنرل پریزیڈنٹ

۸۰۹۹ منکہ مریم صدیقہ بیگم زوجہ شیخ مبارک احمد خان صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر -/۱۵۰۰ روپیہ جو خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیورات طلائی چودہ تولہ ۱۰ ماشہ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:- مریم صدیقہ بیگم موصیہ گواہ شد مبارک احمد خان خاوند موصیہ گواہ شد اکبر علی خالو موصیہ۔ گواہ شد عبداللواحد خاں برادر موصیہ۔

۸۱۳۱ منکہ عبدالحمید ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری۔ عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن موضع جہول ڈاکخانہ نگلہ باغ : لیہار ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت نہیں منقولہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مبلغ دو صد روپیہ نقد۔ دو عدد بیل قیمتی -/۳۰۰ روپیہ۔ دو عدد گائے مادہ قیمتی -/۱۵۰۔ ایک عدد بھینس چھوٹی قیمتی -/۶۰۔ ایک گائے مادہ چھوٹی عمر کی قیمتی -/۳۰۔ ایک بچھڑا نر قیمتی -/۶۰۔ ایک عدد بچھڑا ایک سال کا قیمتی -/۲۰ روپیہ کل جائیداد منقولہ -/۸۲۰ روپے کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ اس وقت کاشتکاری پر ہے۔ اس کی آمدنی کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ مجھے دو صد روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ اس آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو کوئی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبدالحمید موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل والد موصی۔ گواہ شد۔ عبداللہ سکرٹری مال جماعت احمدیہ جہول۔

۸۱۰۸ منکہ محمد شفیع ولد شبراتی قوم شیخ پیشہ درزی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن اکبر پور ڈاکخانہ خاص ضلع فرخ آباد صوبہ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد ایک باغ ہے ڈیوڑھ گیارہ بیگہ اور ایک مکان جدی اس میں میرا سولھواں حصہ ہے۔ اور زمین اڑھائی بیگہ ہے۔ اس میں میرا تیسرا حصہ ہے اور درزی کے کام کی اوسط ماہوار آمد للعہ روپے ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد شفیع موصی درزی اکبر پور۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز اکبر پور گواہ شد مولوی منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

۸۰۱۰ منکہ محمد علی ولد محمد ہاشم قوم بلوچ پیشہ خانگی نوکری۔ عمر ۱۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن کمال ڈیرہ تحصیل کنڈیارہ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۴۵ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آج تک کوئی متحرک یا غیر متحرک ملکیت نہیں۔ میں خانگی نوکری کرتا ہوں۔ ماہوار پانزدہ روپے تنخواہ ملتی ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:- محمد جمیل موصی

گواہ شد:- محمد پریل برادر موصی

گواہ شد:- حکیم محمد موہیل۔

ع ۸۰۷۰ ۔ منکہ محمد اسماعیل ولد غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ نوکری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن کالووالی ڈاکخانہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات حال قادیان محرر چنگی صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ۲ بیگھے زمین بغیر شرکت غیرے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ نیز -/۲۲ روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ میں جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد بقلم خود محمد اسماعیل محرر چنگی کمیٹی قادیان۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد سلطان احمد محرر چنگی کمیٹی قادیان۔ گواہ شد محمد الدین ولد احمد الدین حال وارد قادیان۔

ع ۷۵۷۶ ۔ منکہ ضمیر الدین خاں ولد واحد خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن پنکال ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ جون ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کچھ زرعی زمین اور ایک خام مکان جو ۹ کمروں پر مشتمل ہے جو رہائشی مصرف میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک کمرہ دہان (غلہ) کے لئے مخصوص ہے۔ اور مولشیوں کی رہائش کے لئے ۲ کمرہ مقرر ہیں۔ کیونکہ ہم تین بھائیوں نے ہنوز اپنی جائیداد تقسیم نہیں کی ہے۔ لہذا جب بھی ہم تقسیم کرینگے۔ تو موجودہ جائیداد کے تیسرے (۱/۳) حصہ پر میں قابض ہو جاؤں گا۔ لہذا اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہو

تبلیغی لٹریچر کے متعلق ضروری اعلان

جیساکہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ امسال ۱۱ مارچ کو غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کا دن ہے۔ اس موقعہ کے لئے حسب ذیل لٹریچر نہایت مفید ہے۔ احباب اسے زیادہ سے زیادہ منگوائیں اور تقسیم کریں۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر واشاعت نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان۔

انگریزی لٹریچر

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ Jesus in India شائع کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ عہ
(۲) A Present to his Royal Highness The Prince of Wales قیمت فی نسخہ عہ
(۳) A Message of peace قیمت فی نسخہ ۲ر
(۴) Why I believe in Islam
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا لیکچر جو بمبئی سے براڈکاسٹ کیا گیا۔ قیمت فی نسخہ ۲ر
(۵) An out Line of the Ahmadiyya Community قیمت فی نسخہ ۲ر

ہندی لٹریچر

(۱) پیغام صلح ہندی۔ قیمت فی نسخہ ۴ر
(۲) ورتمان یگ (اسی زمانہ) کا اوتار قیمت فی نسخہ ۴ر
(۳) شانتی کا اوتار " " ار
(۴) بھرم نوارن (مسئلہ تعدد ازدواج از روئے ہنود کتب) قیمت فی نسخہ ار
(۵) نماز (ہندی) قیمت فی نسخہ ار

گورمکھی لٹریچر

(۱) ملاپ سندیش (پیغام صلح) قیمت فی نسخہ ۳ر
(۲) ساڈا رسول " " " ۲ر
(۳) عرشی چولہ " " " ۴ر

(۴) بابا نانک رح اور تعلیم وحدانیت قیمت فی نسخہ ۴ر
(۵) سکھ سینہا (تمام دنیا کو ایک پیغام) " " " ۴ر
(۶) اسلام اور سکھ گرنتھ " " " ار
(۷) امن عالم " " " ار

اردو لٹریچر

(۱) پیغام صلح قیمت فی نسخہ ۳ر
(۲) حضرت بابا نانک رح اور تعلیم وحدانیت قیمت فی نسخہ ۴ر
(۳) آریہ سماج قیمت فی نسخہ ۲ر
(۴) انکشاف حقیقت (ستیارتھ پرکاش ایچی شیشن پر تبصرہ حصہ دوم) قیمت فی نسخہ ۴ر
(۵) موجودہ زمانہ کا اوتار۔ قیمت فی نسخہ ۸ر
(۶) ہندو دھرم میں تعدد ازدواج " " ار
(۷) محاکمہ مابین آریہ سماج اور گاندھی قیمت فی نسخہ ۸ر
(۸) آئینہ اسلام معہ ویدک دھرم کی عکسی تصویر قیمت فی نسخہ ۱۲ر
(۹) اچھوتوں کی حالت زار " " " ۳ر
(۱۰) تمام دنیا میں تبلیغ اسلام " " " ۲ر
(۱۱) اچھوت ادھار اور وید شاستر " " " ۳ر
(۱۲) مسلم حقوق اور ہندو راج " " " ۴ر

ٹریکٹ

(۱) شانتی کا اپائے (ہندی) قیمت فی سیکڑہ ۸ر
(۲) پرگنہ ڈالہ دا گورد (گورمکھی)
(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق بائیبل کے نشانات پورے ہوگئے
(۴) سری کرشن کا اوتار (اردو)
فی سیکڑہ ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر واشاعت قادیان (پنجاب)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ کل پھر دو سو امریکن بمباروں نے ٹوکیو پر حملہ کیا۔ اور دو ہزار ٹن سے زیادہ مادہ آتشگیر پھینکا۔ جو تصاویر لی گئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوکیو کا ۱۹۶ ایکڑ صنعتی علاقہ بالکل تباہ و برباد ہو چکا ہے۔

آیو جیما جزیرہ کے وسطی علاقہ میں جو ہوائی اڈہ ہے۔ اس پر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اڈہ کی بھی پٹڑیاں امریکن قبضہ میں آ چکی ہیں امریکن بمباروں نے دس ہزار گولے اور راکٹ برسائے۔ جاپانی طیارے ہمارے جہازوں اور رسد کے کئی راستوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ مگر وہ ہماری پیشقدمی کو روک نہیں سکے۔ لوزان میں ایک اور شہر پر جو منیلا سے دس میل شمال مشرق میں ہے۔ امریکن فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔

ماسکو ۲۶ فروری۔ ایک روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ پامرینیا کے صوبہ میں ٹونسرنگ اور سٹیشن کے درمیان ایک اہم مقام پر روسی فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔ مشرقی پرشیا میں کونگسبرگ کے محاذ پر سخت لڑائی جاری ہے۔ ایک دن کی لڑائی میں دو ہزار جرمن مارے گئے۔ برسلاؤ میں بھی بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ شہر کے جنوبی حصہ میں دشمن کو کئی جگہ سے نکال دیا ہے

ڈربن ۲۶ فروری۔ مسٹر ولیم کو جو سر شفاعت احمد خاں کی جگہ افریقہ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ یہاں پہنچ گئے ہیں

دہلی ۲۶ فروری۔ صوبہ سرحد کے فنانشل منسٹر یہاں آئے ہیں آپ سر جوگندر سنگھ سے ملکر صوبہ سرحد میں پھلوں کو محفوظ کرنے کا ایک سنٹر قائم کرنے کے سوال پر گفتگو کریں گے۔

لاہور ۲۶ فروری معلوم ہوا ہے کہ اس سال پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں اسی ہزار طلباء شامل ہونگے۔ یہ تعداد گزشتہ سال کی تعداد سے دس ہزار زیادہ ہے۔ اس سال میٹرک کے امتحان میں چالیس ہزار طالب علم شامل ہونگے۔ ان میں پندرہ ہزار لڑکیاں بھی ہیں۔ امتحان کے کل ۲۹۰ سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔ گزشتہ سال ۳۵ ہزار طلباء نے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔

لندن ۲۶ فروری۔ برٹش کامن ویلتھ کانفرنس میں یہ بات بھی بیان کی گئی۔ کہ ہندوستان کی آبادی جس رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ ملک کی اقتصادی ترقی کی وہ رفتار نہیں اور اس وجہ سے ہندوستان میں بہت غربت پھیل رہی ہے۔

پیرس ۲۶ فروری۔ فرانس میں خام اشیاء کے تمام ذخائر ختم ہو چکے ہیں۔ اور چار لاکھ شخص بیکار ہیں۔ جو فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ خطرہ ہے کہ کوئلہ کی قلت کی وجہ سے ان کو بھی عنقریب کام بند کرنا پڑے گا۔ اس وقت صرف پیرس میں ہی ایک لاکھ ستر ہزار لوگ بیکار ہیں۔ باوجودیکہ ۷۵ ہزار فرانسیسی اتحادی فوجوں کے لئے کام کر رہے ہیں۔ بیکاری کا سوال نازک تر ہوتا جا رہا ہے

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ اتحادی انتظام کی امدادی کمیٹی نے یوگوسلاویہ کے پناہ گزینوں کی مدد کے لئے ۷۰ ہزار ڈالر کی رقم پیش کی ہے۔

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ لوزان میں جاپانی صفوں کے پیچھے ۲۵ میل کے فاصلہ پر امریکن پیراشوٹ سپاہیوں نے ایک دلیرانہ چھاپہ مارا۔ اور ایک جاپانی جیل خانہ سے ۲۱۴۶ اتحادی قیدی آزاد کرائے۔

برلین ۲۶ فروری۔ کل ہٹلر نے نازی انتظام کی سالگرہ کی تقریب پر جو تقریر کی۔ اس میں کہا میں پورے یقین کے ساتھ یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ آخری فتح ہماری ہوگی۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمارے دلوں کو کمزور نہیں کر سکتی ۱۹۴۵ء کا جرمن ۱۹۱۸ء کا جرمن ثابت نہیں ہوگا مجھے خوشی ہے کہ جرمن اپنے کیرکٹر کا سخت ترین پہلو پیش کر رہے ہیں۔ اس نے یہ دھمکی بھی دی کہ جرمنی نئے نئے ہتھیار استعمال کرے گا۔

بخارسٹ ۲۶ فروری۔ رومانیہ کے وزیر اعظم نے ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ چند ایک لوگ جنہیں نہ قوم کا خیال ہے۔ اور نہ خدا کا خوف دہشت انگیزی اور بے شمار جرائم کے ذریعہ طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کل شاہی محل پر گولیاں چلائی گئیں۔ اور میں بال بال بچا۔ ایک گولی کھڑکی کو توڑ کر میری میز کے قریب گری۔ وزیر داخلہ پر بھی گولی چلائی گئی۔ بخارسٹ اور دوسرے شہروں میں فسادات شروع ہو گئے ہیں۔

ماسکو ۲۶ فروری۔ روس کے سرکاری اخبار "پراودا" نے لکھا ہے کہ رومانیہ کے وزیر اعظم جنرل ریڈیسکو یونان کے وزیر اعظم کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ وزیر اعظم مذکور کے لئے لازم ہے کہ گورنمنٹ کو جمہوری بنیاد پر از سر نو... اور رجعت پسند عناصر کو نکال دیا جائے۔ اگر موجودہ صورت حال قائم رہی۔ تو روس اور رومانیہ میں غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

قاہرہ ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کے وزیر اعظم احمد ماہر پاشا کو کل مصری پارلیمنٹ کے اجلاس کے وقت ہلاک کیا گیا۔ وزیر اعظم کو سینے میں تین گولیاں لگیں۔ پارلیمنٹ کی کارروائی فوراً بند کر دی گئی۔ اور تمام حاضرین کو ایک ہی دروازے سے تلاشی لینے کے بعد گزارا گیا۔ قاتل ایک انتہا پسند بیان کیا جاتا ہے۔ وزیر خارجہ نے اپنے عہدہ کے علاوہ وزارت عظمیٰ کا چارج لے لیا ہے۔

چنگنگ ۲۶ فروری۔ چینی فوج کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی عنقریب چین کے ساحلی مورچوں پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور چینی فوجی کمانڈر اس میں ہر طرح ان سے تعاون کر رہا ہے

بیروت ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ شام اور لبنان کی حکومتیں بھی مصر کے نقش قدم پر چل کر جرمنی اور جاپان کے خلاف اعلان جنگ کرنے والی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اب جبکہ مصر نے محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے سعودی عرب بھی ان کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا۔

کراچی ۲۶ فروری۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے گورنر سے ملاقات کی اور انہیں یقین دلایا۔ کہ انہیں قطعی اکثریت حاصل ہے وزارتی حلقوں کا خیال ہے کہ وزارت موجودہ الجھن میں سے صاف نکل جائے گی۔

لندن ۲۶ فروری۔ جنرل آئزن ہوور نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مغربی محاذ پر اتحادی فوجوں کی پیشقدمی تسلی بخش طریق پر جا رہی ہے۔ امید ہے جرمنوں کی قلعہ بندیاں جلد ٹوٹ جائیں گی آپ نے کہا۔ اگر سلیشیا اور روہر کے صنعتی علاقے جرمنوں سے چھین لئے جائیں۔ تو جرمنی کی جنگ ساٹھ روز کے اندر ختم ہو جائے گی۔ پھر جرمنوں میں اتنی طاقت نہیں رہے گی کہ اتحادیوں کے شدید حملوں کا مقابلہ کر سکیں۔ البتہ جنوبی جرمنی میں جرمن چھاپہ مار دستے لڑتے رہیں گے۔ مگر اتحادی فوج ان کا صفایا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ ایڈمرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ کل دو سو امریکن بھاری بمباروں نے ٹوکیو پر جو حملہ کیا اس کے کوئی معیاری نتائج نہیں ہوا۔ اس سے قبل ان بھاری بمباروں نے اتنی بڑی تعداد میں کسی ایک جگہ پر حملہ نہیں کیا تھا۔ ان بمباروں نے ٹوکیو کے صنعتی علاقہ پر نوے منٹ تک مسلسل بمباری کی۔

لندن ۲۶ فروری۔ جرمنی کے مغربی محاذ پر نویں امریکن فوج کے دستے دریائے روہر کے پار تین میل بڑھ گئے ہیں اور جولیخ کے مشرق میں کئی مقامات پر قبضہ کر چکے ہیں۔ ایک جگہ وہ کولون کی بیرونی بستیوں سے صرف ۱۵ میل دور ہیں۔ اس فوج کا دشمن نے بہت معمولی مقابلہ کیا۔ پہلی امریکن فوج کے دستے بھی کولون کی طرف کئی میل آگے بڑھ گئے

کراچی ۲۶ فروری۔ سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ خان بہادر مولا بخش سندھ کے چھٹے وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ خان بہادر اللہ بخش کے بھائی ہیں۔ اور خان بہادر کھوڑو کی جگہ جن پر خان بہادر اللہ بخش کے قتل کا الزام ہے ماخوذ ہیں وزیر بنائے گئے ہیں۔

روم ۲۶ فروری۔ اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ مارشل الیگزنڈر نے بلگریڈ میں مارشل ٹیٹو کے ساتھ بعض فوجی امور پر بات چیت کی۔ اور دونوں متفق ہو گئے۔

کلکتہ ۲۶ فروری۔ برما میں ۱۴ ویں فوج کے دستے جنوب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ سنگو کے شمال میں۔ دشمن کو برابر دھکیلا جا رہا ہے اور جاپانی سپاہیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے شمال مشرقی برما میں پہلی چینی فوج برابر پیشقدمی کر رہی ہے۔ اراکان میں جاپانیوں نے کئی جوابی حملے کئے مگر سب کو روک لیا گیا یہاں اتحادی مورچہ مشرق کی طرف اور بڑھا لیا گیا ہے۔ اتحادی بمباروں نے تابڑ توڑ دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر سخت بمباری کی۔ اکیاب کے پاس بھی جاپانی ذخائر اور فوجی گھمٹیوں پر بم برسائے گئے۔ سیام کی ایک ریلوے کا ایک پل برباد کر دیا گیا۔

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ امریکن بحری محکمہ کے سیکرٹری مسٹر فارسٹل گوام جاتے ہوئے آیوجیما میں امریکن مورچوں کا معائنہ کرنے